بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل ربوہ

روزنامہ
یوم شنبہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

نمبر ۹۹	۳۰ شہادت ۱۳۴۵ ہش ۹ محرم سنہ ۱۳۸۶ھ ۳۰ اپریل سنہ ۱۹۶۶ء	جلد ۵۵/۲۰

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہماری جماعت کو لازم ہے کہ وہی رنگ اختیار کرے جو صحابہؓ کا طرۂ امتیاز تھا

اِس کے بغیر وہ اُس غرض کو پورا کرنے والے نہیں بن سکتے جس کیلئے مَیں بھیجا گیا ہوں

"صحابہ کرامؓ کی حالت کو دیکھو کہ انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہنے کے لئے کیا کچھ نہ کیا۔ جو کچھ انہوں نے کیا اسی طرح پر ہماری جماعت کو لازم ہے کہ وہی رنگ اپنے اندر پیدا کریں بدوں اس کے وہ اصلی مقصد جس کے لئے مَیں بھیجا گیا ہوں پا نہیں سکتے۔ کیا ہماری جماعت کو زیادہ حاجتیں اور ضرورتیں لگی ہوئی ہیں جو صحابہؓ کو نہ تھیں کیا تم نہیں دیکھتے کہ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھنے اور آپؐ کی باتیں سننے کے واسطے کیسے حریص تھے۔

اللہ تعالےٰ نے اس جماعت کو جو مسیح موعودؑ کے ساتھ ہے یہ درجہ عطا فرمایا ہے کہ وہ صحابہؓ کی جماعت سے ملنے والی ہے وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ مفسروں نے مان لیا ہے کہ یہ مسیح موعودؑ والی جماعت ہے اور یہ گویا صحابہؓ کی ہی جماعت ہوگی اور وہ مسیح موعودؑ کے ساتھ نہیں۔ درحقیقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہی ساتھ ہیں۔ کیونکہ مسیح موعودؑ آپ ہی کے ایک جمال میں آئے گا اور تکمیل تبلیغ و اشاعت کے کام کے لئے وہ مامور ہوگا اس لئے ہمیشہ دل غم میں ڈوبتا رہتا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہماری جماعت کو بھی صحابہؓ کے انعامات سے بہرہ ور کرے۔ ان میں وہ صدق و وفا وہ اخلاص اور اطاعت پیدا ہو جو صحابہؓ میں تھی۔ یہ خدا کے سوا کسی سے ڈرنے والے نہ ہوں متقی ہوں کیونکہ خدا تعالیٰ کی محبت متقی کے ساتھ ہوتی ہے۔" (الحکم ۲۴ دسمبر ۱۹۰۰ء)

اخبار احمدیہ

○ ربوہ ۲۹ اپریل۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

○ الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خصوصی دعاؤں اور حضور کی اتباع میں مخلصین جماعت کی دعاؤں کی برکت سے مکرم چوہدری عبد الکریم خان صاحب شاہد کاٹھ گڑھی واقف زندگی مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ مورخہ ۲۷/۴ کو ریڈیم وارڈ میو ہسپتال لاہور سے ڈسچارج ہو کر بخیریت واپس آ گئے ہیں۔ اصل عارضہ (مہر کا کینسر) سے تقریباً کلّی طور پر خدا تعالےٰ کے فضل سے افاقہ ہے۔ بخار سے بھی اب آرام ہے۔ ہاں کمزوری ابھی بہت ہے۔ ایک ماہ کے بعد پھر لاہور جا کر معائنہ کرانے کی ہدایت ملی ہے۔ احباب و بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ ان کی معجزانہ صحت یابی کو ہر لحاظ سے بابرکت بنائے اور ہر قسم کی کمزوری دور فرما کر خدمت دین کے سلسلہ میں اپنے فرائض خوش اسلوبی سے ادا کرنے کے قابل بنائے۔ آمین

(احمد خان نسیم انچارج اصلاح و ارشاد مقامی)

○ جیسا کہ قبل ازیں اطلاع شائع ہو چکی ہے۔ مکرم مرزا عطاء الرحمٰن صاحب ابن حضرت مرزا برکت علی صاحب لنڈن میں سخت بیمار ہیں احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

○ ربوہ ۲۹ اپریل۔ گزشتہ دو روز سے یہاں دن میں مطلع جزوی طور پر ابر آلود رہتا ہے۔ اور رات کو کسی کسی وقت خاصی تیز بارش ہو جاتی ہے۔ گزشتہ شب بھی وقفہ وقفہ سے دو مرتبہ بارش ہوئی اور ۱۰ بجے شب کے قریب معمولی سی ژالہ باری بھی ہوئی۔ آج بھی مطلع جزوی طور پر ابر آلود ہے۔

احباب کے لئے ضروری اطلاع

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا ہے کہ چونکہ روزانہ ملاقاتوں میں میرا کافی وقت لگ جانے کی وجہ سے سلسلہ کے دوسرے اہم کاموں کے لئے وقت بہت تھوڑا ملتا ہے اس لئے آئندہ جمعہ کے دن کے علاوہ منگل کو بھی ملاقاتیں نہ ہوا کریں گی۔ احباب مطلع رہیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳۰ اپریل ۱۹۶۶ء

بجٹ پورا بنائیں

خطبہ مطبوعہ ۲۷ کے الفضل میں دوسری بات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمائی ہے وہ یہ ہے کہ چاہیئے کہ ہر شخص کو جو احمدیت قبول کرتا ہے بجٹ میں شامل کر لینا چاہیئے۔ اور محض اس ڈر سے کہ کوئی شخص چندوں میں کمزور ہے۔ اس کو بجٹ سے باہر نہیں رکھنا چاہیئے۔ اس خیال سے کہ ان کی فیصد وصولی میں نقص پیدا نہ ہو۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے کیا خوب فرمایا ہے۔

"پھر میں سمجھتا ہوں کہ ریسرچ کے لئے بھی یہ ایک بڑا دلچسپ مضمون ہوگا کہ مثلاً زید ۱۹۶۶ء میں احمدی ہوتا ہے۔ اسے قاعدہ کے لحاظ سے پچاس روپے چندہ دینا چاہیئے۔ لیکن وہ کہتا ہے کہ میں صرف ایک روپیہ دوں گا۔ ہم اسے کہتے ہیں ٹھیک ہے تم ایک روپیہ ہی دو۔ کیونکہ اس کی تربیت نہیں ہوئی ہوتی۔ لیکن وہ ہمارے ماحول میں رہتے ہوئے اس ایک روپیہ پر قائم نہیں رہ سکتا۔ دوسرے سال وہ ایک روپیہ سے بڑھا کر پانچ۔ دس۔ پندرہ اور بیس روپیہ کر دے گا۔ اور پچاس روپے کی بجائے ساٹھ روپے ادا کرنے لگے گا۔ اور دو تین سال تک جب اس کی تربیت پختہ ہو جائے گی۔ تو وہ کسی صورت میں آپ سے پیچھے رہنے کے لئے تیار نہیں ہوگا۔ بلکہ اس کی غیرت یہ تقاضہ کرے گی۔ کہ وہ دوسرے ساتھیوں سے آگے بڑھ جائے۔ کیونکہ اسے احساس ہوگا کہ میرے ساتھی تو گزشتہ بیس سال سے قربانیاں کر رہے ہیں۔ اور میں وہ بد قسمت انسان ہوں کہ اس بیس سال کے عرصہ میں ان کی مخالفت کرتا رہا ہوں۔ اب جبکہ خدا تعالیٰ نے مجھ پر صداقت کھول دی ہے۔ مجھے پچھلے دھونے بھی دھونے ہیں۔ اس طرح وہ آگے بڑھنے والوں سے بھی آگے بڑھنے کی کوشش کرے گا۔ ایسی کئی مثالیں ہماری اسلامی تاریخ میں پائی جاتی ہیں۔"

(الفضل ۲۷ اپریل ۱۹۶۶ء صفحہ ۳)

یہ حقیقت نفسیات روحانی کا ایک ماہر ہی سمجھ سکتا ہے یہی وجہ ہے کہ روحانی سلسلوں میں سزا جسمانی جرائم کی سزا سے بالکل مختلف ہوتی ہے۔ چنانچہ جب ایک شخص نے زکوٰۃ ادا کرنے میں بخل کیا۔ تو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کو یہ سزا دی کہ اس سے کبھی زکوٰۃ نہ لی جائے۔ چنانچہ وہ ہر سال زکوٰۃ کا مال لاتا مگر وصول نہ کیا جاتا۔ اور وہ روتا چلا جاتا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں بھی ایسے نظارے دیکھنے میں آئے ہیں کہ اگر کسی کو چندہ نہ وصول کرنے کی سزا دی گئی ہے تو اس نے رو رو کر اپنی جان ہلکان کر لی اور اس وقت تک دم نہیں لیا جب تک معافی حاصل نہیں کر لی۔

لہٰذا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بجٹ پورا کرنے کے لئے جو تجویز بیان فرمائی ہے۔ وہ نہایت اہمیت رکھتی ہے۔ اگر ہم نئے نئے آنے والے کو چندہ دینے کا چسکا ہی نہ ڈالیں گے۔ تو وہ چندوں کی روحانی قیمت کو کبھی نہیں سمجھ سکے گا اور بہت ممکن ہے کہ ایسے شخص کو روحانی نقصان پہونچ جائے۔ جس کی ذمہ واری عہدہ داروں پر ہی آ پڑے۔

جیسا کہ ہم نے کل کے اداریہ میں کہا ہے جماعت کی جتنی تعداد بڑھتی جاتی ہے۔ اسی سے کئی گنا جماعت خلوص میں ترقی کرتی ہے۔ جس طرح ایک ایک اور دو گیارہ ہو جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بجٹ کے متعلق فرمایا ہے کہ اگر بعض دوست فی الحال کمزوری کی وجہ سے چندہ نہیں دیتے یا قاعدہ کی رو سے کم دیتے ہیں۔ ان کو بجٹ سے خارج نہیں کرنا چاہیئے بلکہ جتنا بھی وہ چندہ دیں وصول کر لینا چاہیئے۔ اور اگر نہ بھی دیں تو پھر بھی بجٹ میں انہیں شامل رکھنا چاہیئے جوں جوں ایسے دوستوں کی تربیت میں اضافہ ہوگا اور وہ دوسروں سے متاثر ہوگا تو یقیناً نادہند بھی چندہ دینے لگے گا۔ اور جو فی الحال بجٹ سے کم دیتا ہے وہ آہستہ آہستہ اضافہ کرتا چلا جائے گا۔ اس بجٹ کو کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ اور یہ خیال کہ بجٹ کی فیصد وصولی میں نقص پیدا ہوگا اور اس کی وجہ سے گرانٹ نہیں ملے گی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کی بھی وضاحت فرما دی ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"پس بجٹ پورا بنائیں اور اس وہم خوف اور خطرہ کی بنا پر کہ اگر آپ نے صحیح بجٹ بنایا تو شاید آپ کی گرانٹ میں کمی ہو جائے۔ اپنے کمزور یا نئے احمدیوں پر ظلم نہ ڈھائیں۔ اگر آئندہ سال آپ اپنی آمد سے یہ ثابت کر دیں کہ جو پرانے چندہ دینے والے ہیں انہوں نے پچھلے سال کی نسبت کم نہیں دیا تو پھر آپ کو پوری گرانٹ ملے گی۔ مثلاً پچھلے سال ساٹھ ہزار روپیہ کا بجٹ تھا۔ جو آپ نے سارے کمزوروں کو باہر نکال کر بنایا تھا۔ اب ان کمزوروں کو شامل کر کے ایک لاکھ کا بنتا ہے۔ تو اگر آپ کے نئے سال کی آمد ساٹھ ہزار روپے سے اوپر ہو گئی ہے۔ اور کمی واقع نہیں ہوئی تو یقیناً آپ کی گرانٹ میں کمی نہیں کی جائے گی۔

اس لئے سب احمدیوں کو بجٹ میں شامل کریں۔ اس طرح ہم ان کی تربیت کی طرف بھی متوجہ ہوں گے۔ ہم ان کے لئے دعائیں بھی کریں گے۔ اور تدابیر سے بھی انہیں سمجھانے کی کوشش کریں گے۔ اور میں امید رکھتا ہوں کہ ہمارا رب آہستہ آہستہ ان کے دلوں میں ایک نیا تبدیلی پیدا کرتا چلا جائے گا۔ اور وہ پہلے آنے والوں کی نسبت پیچھے رہنے والے نہیں بنیں گے بلکہ کچھ عرصہ کے بعد وہ شاید ان سے بھی آگے بڑھنے کی کوشش شروع کر دیں۔ اور وہ اس احساس سے آگے بڑھیں گے کہ ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے اس زمین پر جو ایک نور نازل ہوا تھا۔ ہم ایک لمبے عرصہ تک اس نور کو اپنی پھونکوں سے بجھانے کی کوشش کرتے رہے۔ اور بجائے اس کے کہ ہم اس نور سے اپنے سینہ و دل کو منور کرتے ہم نے اس سے منہ پھیر لیا۔ پس یہ نہایت ہی ضروری بات ہے کہ بجٹ پورا بنایا جائے۔"

(الفضل ۲۷ اپریل ۱۹۶۶ء صفحہ ۶)

تیسری بات جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ میں فرمائی ہے وہ یہ ہے کہ رواں مالی سال ختم ہو رہا ہے اس لئے دوست اس سال کا بجٹ پورا کرنے کی کوشش کریں۔ چونکہ اس اداریہ کے احباب تک پہنچنے تک شاید سال میں ایک دو دن ہی باقی رہ جائیں گے۔ اس لئے ہمیں امید ہے کہ احباب اس ضمن میں بہت سا کام کر چکے ہوں گے اور اگر کچھ بقایا رہ گیا ہو تو وہ پوری کوشش کے ساتھ وقت کا فائدہ اٹھائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کے ساتھ ہو۔

گزشتہ اور موجودہ اداریہ کا خلاصہ یہ ہے کہ:۔

(۱) ہمیں چاہیئے کہ تحریک جدید کے دفتر سوم کو نہایت شاندار بنائیں۔ اور جماعت کا کوئی فرد ایسا نہ رہے۔ جو تحریک جدید کی اہمیت کو سمجھ کر مالی قربانی میں ہر سال ترقی نہ کرے جیسا کہ ہم نے گزشتہ اداریہ میں کہا ہے کہ یہ کام تو اب پھیلتا ہی چلا جائے گا۔ اور جتنا کام پھیلتا چلا جائے گا نسبتاً اتنی ہی زیادہ قربانی کا جذبہ بھی بڑھتا ہے۔ جب ہم نے صرف دس سیر بوجھ اٹھانا ہو تو جتنی طاقت اس میں خرچ کرتے ہیں۔ ہم کو بیس سیر یا تیس سیر بوجھ اٹھانے کے لئے اسی نسبت سے دو گنی اور سہ گنی طاقت لگانی پڑتی ہے۔ تحریک جدید کی تاریخ بتاتی ہے کہ فی الحقیقت ایسا ہی ہوا ہے۔

دفتر دوم میں دفتر اول سے بڑھ کر قربانی کی گئی ہے۔ اسی طرح دفتر سوم میں دفتر دوم سے بڑھ کر قربانی ہونی چاہیئے۔

(۲) اسی طرح جہاں تک بجٹ کا تعلق ہے بجٹ پورا بنانا چاہیئے اور کمزوروں کو بجٹ سے باہر اس لئے نہیں رکھنا چاہیئے۔ کہ اس طرح فیصد وصولی پر اثر پڑتا ہے۔

(۳) سال رواں کا بجٹ وقت کے اندر پورا کیا جائے۔

۱۔ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے:۔
"امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ جمع کرانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی۔"
(افسر امانت تحریک جدید)

امریکہ میں تبلیغِ اسلام

سکولوں۔ کالجوں۔ یونیورسٹیوں اور گرجاؤں میں تقاریر۔ اخبارات میں تذکرہ

۵۔ افراد کا قبولِ اسلام

احمدیہ مسلم مشن امریکہ کی سہ ماہی رپورٹ از اکتوبر تا دسمبر ۱۹۶۵ء

(مرتبہ مکرم سیّد جواد علی صاحب مبلّغ امریکہ مقیم واشنگٹن)

خدا تعالیٰ کے فضل سے امریکہ میں تبلیغِ اسلام کا کام کامیابی سے جاری ہے۔ مبلّغین مقامی جماعت کے ممبران کے تعاون کے ساتھ تبلیغ میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ اس تبلیغی جدّوجہد کا مختصر سا خاکہ قارئین الفضل کی خدمت میں پیش ہے۔

حلقہ پٹس برگ

اس حلقہ میں امریکہ مشن کے مبلّغ انچارج مکرم عبد الرحمٰن خان صاحب بنگالی مقیم ہیں۔ آپ اپنی رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں کہ "خدا نے عرصہ زیرِ رپورٹ میں ایک نہایت اعلیٰ موقعہ تبلیغ کا بخشا جبکہ ایک کالج کے طلباء سے خطاب کرنے کا موقع ملا۔ پٹس برگ سے ۱۵۰ میل کے فاصلے پر ہنٹنگٹن کے شہر میں ایک کالج ہے اس کے مذہبیات کے پروفیسر نے فون پر بات کی اور بعد میں خط وکتابت کے ذریعہ رابطہ قائم کیا کہ کالج میں طلباء کے سامنے ایک یا دو مقررین اسلام اور احمدیت پر تقریر کریں۔ خاکسار اور سید جواد علی صاحب کے نام بطور مقررین بھجوائے گئے جو انہوں نے منظور کر لئے۔ چنانچہ ہم دونوں مقررہ تاریخ پر ہنٹنگٹن گئے۔ ریلوے سٹیشن پر خود پروفیسر صاحب ہمیں لینے کے لئے آئے ہوئے تھے سٹیشن سے ہمیں کالج میں "پروفیسرز کلب" میں لے جایا گیا۔ دوسرے پروفیسروں سے ملایا گیا۔ اس دوران میں کئی ایک پروفیسروں سے اسلام اور احمدیت کے بارے میں تبادلہ خیالات کا موقع ملا۔ اس کے بعد ہمیں ایک اور کمرے میں رہائش کے لئے لے جایا گیا جہاں پر کچھ دیر آرام کرنے کے بعد کھانے کے کمرے میں گئے جہاں پر سینکڑوں طلباء موجود تھے۔ کھانا کھانے کے دوران کھانے کی میز پر پروفیسروں اور طلباء سے باتیں ہوتی رہیں۔ وہ سوالات کرتے رہے ہم جواب دیتے رہے۔ اُسی دن شام کو سید جواد علی صاحب نے کالج ہال میں لیکچر دیا جو بہت معلومات افزاء اور اسلام کے تمام اہم مسائل پر حاوی تھا۔ طلباء نے لیکچر بڑے غور سے سُنا جو ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔ اس کے بعد ہم مذہبیات کے پروفیسر کے گھر گئے جہاں پر چائے کا انتظام تھا۔ ایک بڑی تعداد طلباء کی یہاں بھی موجود تھی جن کے ساتھ دو تین گھنٹے تک سوال و جواب کی شکل میں گفتگو ہوتی رہی۔ اس مجلس میں ایک عرب طالب علم بھی تھا جس نے ہماری گفتگو کی بہت تعریف کی۔ دوسرے دن صبح خاکسار کا لیکچر ہوا جس کا موضوع جماعتِ احمدیہ تھا۔ حاضرین بہت محظوظ ہوئے کئی ایک طلباء تقریر کے نوٹ بھی لیتے رہے۔ ہم دو دن وہاں رہے۔ اسی عرصہ میں متواتر طلباء کے ساتھ اسلام اور احمدیت پر گفتگو ہوتی رہی۔ ہمارے جانے سے پہلے کالج کے میگزین میں ایک مضمون ہمارے متعلق چھپ چکا تھا جو بہت مفید ثابت ہوا۔

ہماری گفتگو کالج کے وائس پریذیڈنٹ سے بھی ہوئی اس کو لٹریچر پیش کیا گیا جسے اس نے بڑی خوشی سے قبول کیا۔

مذہبیات کے پروفیسر اور اس شعبے کے انچارج کو بھی لٹریچر دیا گیا کالج سے واپس آکر کالج کی لائبریری کے لئے بعد میں لٹریچر بذریعہ ڈاک بھجوایا گیا۔ سینکڑوں کی تعداد میں اشتہارات تقسیم کئے گئے جن کو طلباء نے بڑے شوق سے پڑھا۔

مختصر یہ کہ تبلیغ کا یہ ایک خاص موقعہ میسّر آیا۔ الحمد للہ۔

یوم التبلیغ

۲۹ اکتوبر کو یوم التبلیغ منایا گیا۔ اس دن مختلف مشنوں میں تبلیغی اجلاسات منعقد کئے گئے اور ایک بڑی تعداد میں اشتہارات تقسیم کئے گئے۔

لٹریچر

کئی ایک دوستوں کو اُن کی خواہش پر لٹریچر مہیا کیا گیا ان میں قابلِ ذکر دوست مندرجہ ذیل ہیں:۔ طارق بے۔ ایک مسلم لیڈر۔ ڈاکٹر البیٹر ایم ایک مصری مسلم ڈاکٹر اور مس فلس ایم۔اے کی طالبہ۔ ان سب سے پہلے فون پر بات ہوئی پھر اُن کے کہنے پر ان کو لٹریچر بھجوایا گیا۔ اسی طرح مسٹر چارلس ای جانسن۔ ایلکورن کالج کے لیکچرر۔ اور مسز سینٹن۔ ایک چرچ کے ایک پادری بھی قابلِ ذکر ہیں۔ اِن کو بھی لٹریچر بھجوایا گیا۔

پریس سے رابطہ اور انٹرویو

پاکستان اور انڈیا کے جھگڑے۔ جماعتِ احمدیہ اور ڈیٹن مسجد کے بارے میں تین مقامی صحافیوں سے ملاقات کی جس کے نتیجہ میں دو مضامین پاکستان پر۔ ایک ڈیٹن مسجد پر بانصویر اور دو جماعتِ احمدیہ پر شائع ہوئے۔

ان مضامین کی نقول دیگر اخبارات کو بھی بھجوائی گئیں۔ چنانچہ جماعتِ احمدیہ اور کشمیر کے بارے میں شکاگو اور کینیڈا کے بعض اخباروں میں مضامین شائع ہوئے۔

مسٹر اور مسز عبد المنان خان صاحب کی طرف سے باسٹن کے ایک اخبار میں کشمیر پر دو مضامین چھپے۔ میجر عبد الحمید صاحب کی طرف سے لکھے ہوئے بعض مضامین ڈیٹن اور شکاگو کے بعض اخباروں میں چھپے۔

اجلاسات

مقامی لجنہ کی طرف سے ایک عشائیہ دیا گیا جس میں کئی ایک غیر مسلم بھی شریک ہوئے جن کے سامنے اسلام پر اور احمدیت پر لیکچر دیا گیا اور لٹریچر پیش کیا گیا۔

پٹس برگ میں لجنہ کی عہدیداران کا ایک اجلاس ہوا جس میں لجنہ کی صدر صاحبہ کے ایماء پر ایک لیکچر دیا۔ اس لیکچر میں اسلامی اصولوں پر عمل کرنے اسلام کے معاشرتی پہلوؤں کو اپنانے۔ مغربی معاشرت کے مضر اثرات۔ اسلامی اصولوں کے مطابق بچوں کی تربیت کرنے اور عورتوں میں تبلیغ کرنے پر زور دیا گیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رض کی المناک وفات کی خبر ملنے پر جماعت کے سارے ممبران مسجد میں جمع ہوئے۔ سید عبد الرحمٰن صاحب بھی کلیولینڈ سے تشریف لائے۔ حضور کا جنازہ غائب پڑھا گیا اور اس افسوسناک وفات پر ریزولیوشن پاس کر کے بھجوایا گیا۔ اسی طرح دوسرے شہروں کی جماعتوں نے بھی اپنے ہاں نماز جنازہ کا انتظام کیا اور تعزیت کی تاریں مرکز میں بھجوائیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے انتخاب پر تجدید بیعت کی گئی اور جماعتوں کی طرف سے ریزولیوشن پاس کر کے حضور کی خدمت میں بھجوایا گیا۔

ماہِ رمضان

ماہِ رمضان کے آخری ہفتہ میں قرآن کریم کا درس دیا اور ہر رات کو تراویح کی نماز کا انتظام کیا۔ کئی ممبران کافی فاصلہ طے کر کے برف اور سردی کے موسم میں نمازوں اور قرآن کریم کے درس میں شرکت کے لئے آتے رہے۔

اتوار کے اجلاسات اور خطبات

جمعہ کے خطبات دئے جاتے رہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ملفوظات اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رض کے خطبات کے تراجم پر مشتمل تھے۔

اتوار کے اجلاسات میں قرآن کریم کا درس دیا جاتا رہا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر لیکچر دئے جاتے رہے۔

متفرق

تبلیغی امور پر مشتمل ۲۸۸ خطوط

جماعتوں کو لکھے گئے۔ جماعتی لحاظ سے کمزور ممبران کے گھروں میں جاکر ان سے ملاقاتیں کی گئیں۔ پاکستان ریلیف فنڈ میں حصہ لینے کی تحریک کی گئی۔ ریویو آف ریلیجنز کے لئے دو خریدار بنائے گئے۔ ہر منگل کو قرآن کریم پڑھنے کی کلاسیں لگتی رہیں۔

محترم میجر عبد الحمید صاحب اپنی رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

تربیتی اجلاس

ہر اتوار کو باقاعدہ تربیتی اجلاس ہوتا ہے جس میں علاوہ احمدی ممبروں کے غیر مسلم احباب بھی شرکت فرماتے ہیں اور باقاعدہ درس قرآن دیا جاتا ہے۔

جمعہ:۔

نماز جمعہ باقاعدگی سے ادا ہوتی رہی۔

کلاسز

ہر سوموار کو کلاسز منعقد ہوتی رہیں جن میں قاعدہ یسرنا القرآن پڑھایا جاتا ہے۔ ان کلاسز میں نماز کے سبق بھی دئے جاتے ہیں۔

لجنہ اماء اللہ کے اجلاس ہفتہ میں ایک بار ہوتے ہیں۔

ایک سفید فام عیسائی تاجر نے مسجد کو خوبصورت گھڑیال (کلاک) تحفۃً دیا۔ اللہ تعالیٰ اسے جزائے خیر دے۔ آمین۔

ٹیلی فون کے ذریعہ بھی بہت سے لوگوں کو تبلیغِ حق کی گئی۔

استفسارات

جب سے مسجد تعمیر ہوئی ہے اور مسجد میں ٹیلی فون لگا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے استفسارات کا سلسلہ بڑھ گیا ہے۔ ایک مرتبہ ایک سفید فام دوست نے دریافت کیا کہ کیا سفید فام لوگ ہماری نمازوں اور اجلاس میں شریک ہو سکتے ہیں۔ انہیں مثبت میں جواب دیا گیا۔ بلیک مسلم موومنٹ کی وجہ سے سفید فام لوگوں کو ہمارے مشن اور مسجد میں آنے سے کافی حجاب رہتا ہے۔ یہاں کے نیگرو باشندوں سے سفید فام لوگوں کے دلوں میں صدیوں سے منافرت چلی آتی ہے اس وجہ سے وہ لوگ اس طرف بہت کم توجہ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی کوئی غیر معمولی سامان پیدا کر دے تاکہ سچائی کے طالب کشاں کشاں اسلام کی طرف چلے آئیں۔ آمین۔

رومن کیتھولک فرقہ کے بعض طالبعلم ہماری مسجد میں اسلام کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے آئے۔ انہیں نہ صرف ان کے سوالات کے جوابات دئے گئے بلکہ مزید معلومات بھی بہم پہنچائی گئیں اور مناسب لٹریچر فراہم کیا گیا۔

ایک نوجوان باقاعدہ ہمارے اجلاس میں شریک ہوتا ہے۔ قرآن شریف اور اسلام کا مطالعہ کر رہا ہے۔ وہ اب اسلام کو ایک سچا مذہب تسلیم کرتا ہے۔

ایک اور خاندان کے چار افراد ایک مرتبہ تحقیقِ حق کی غرض سے آئے انہیں مناسب معلومات بہم پہنچائی گئیں۔ اور لٹریچر بھی فراہم کیا گیا۔

ایک مرتبہ ایک سفید فام دوست جن کی بیوی ایک ترک خاتون ہیں مسجد میں آیا اور بیان کیا کہ اخبارات کے ذریعہ یہ معلوم کر کے کہ یہاں مسجد ہے وہ اور اس کی بیوی بہت خوش ہوئے۔ انہیں احمدیت یعنی حقیقی اسلام پڑھنے کے لئے دیا گیا۔

ایک ائیر فورس کے افسر سے اسلام اور عیسائی مذہب کے بارے میں دیر تک تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ اس دوست نے بائیبل کے حوالہ جات اپنی نوٹ بک میں درج کئے اور بعد میں مزید گفتگو جاری رکھنے پر آمادگی کا اظہار کیا۔

ہائی سکول میں لیکچر

ہیو کریک ہائی سکول میں جس میں ۲۲۰۰ سے زائد طلبہ تعلیم پاتے ہیں اسلام پر لیکچر دئے گئے۔ تقریباً چھ گھنٹے تک ہر کلاس کو باری باری خطاب کیا گیا اور ان کے سوالات کے جوابات دیتا رہا۔ دوسرے روز ایک لڑکی کی طرف سے مندرجہ ذیل خط موصول ہوا:۔

"جنابِ من!

میں ہیو ہائی اسکول کی طالبہ ہوں میں سوشیالوجی کلاس کے تیسرے پیریڈ میں تھی جبکہ میں نے آپ سے اسلام کے متعلق لیکچر سُنا۔ ان کلاسوں میں ہمیں مختلف لیکچراروں سے مختلف امور پر لیکچر سُننے کا اتفاق ہوا ہے ابتک میں نے جتنے لیکچر سُنے آپ کا لیکچر سب سے اعلیٰ تھا۔ چونکہ میں کیتھولک ہوں مجھے آپ کے مذہب کے مطالعہ کا کبھی اتفاق نہیں ہوا۔ اگرچہ میں آپ کی ہر بات کو سمجھ نہیں سکی جس کی وجہ یہ ہے کہ میری مذہبی تعلیم آپ کے مذہب سے الگ قسم کی ہے تاہم میں ذاتی طور پر اس تھوڑے سے وقت کے لئے جو میں نے آپ کے ساتھ گزارا شکریہ ادا کرتی ہوں۔"

(باقی)

وصالِ حضرت فضل عمرؓ

عجیب سلسلۂ دورِ روزگار ہے آج
کہ آسماں کی طبیعت بھی پُر غبار ہے آج

یہ کون جانبِ فردوس ہوگیا رُخصت
کہ کائنات کی ہر چیز دلفگار ہے آج

جسے بھی دیکھیں ہے یکسر ملال کی صُورت
ہے دِل میں حشر بپا، رُوح بے قرار ہے آج

گلوں میں رنگ، فضاؤں میں بُو نہیں باقی
کچھ اس طرح سے لُٹی رونقِ بہار ہے آج

چمن سے وہ گُلِ رعنا چُنا ہے گلچیں نے
کہ پھُول پھُول پریشان ہے اشکبار ہے آج

طلوعِ صُبح میں وہ بانکپن نہیں موجود
غروبِ شام کی تقریب سوگوار ہے آج

لگی ہوئی ہے لبوں پر اگرچہ مُہرِ سکوت
رواں الم زدہ آنکھوں سے آبشار ہے آج

اگرچہ اُن پہ ہزاروں کا ہے ہجوم مگر
اُداس ربوہ کی ہر ایک رہگزار ہے آج

جُدا ہوا ہے جگر گوشۂ مسیحِ زماںؑ
وصالِ عاشقِ آقائے نامدارؐ ہے آج

فرشتے خُلدِ بریں میں ہوئے ہیں صف بستہ
اُنہیں وہاں مرے آقا کا انتظار ہے آج

کچھ اس ادا سے اچانک وہ باوقار گیا
کہ اُس کو چھوڑنے خود موسمِ بہار گیا

(ڈاکٹر محمود الحسن محمود (ایمن آبادی)

ایمان کی کم سے کم علامت

"ایمان کی کم سے کم علامت یہ ہونی چاہیئے کہ ہر خاندان ایک لڑکا دے اور جو یہ بھی نہیں کرتا وہ گو شرم و حیا کی وجہ سے مُنہ سے تو نہیں کہتا کہ اِذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُوْنَ۔ اے موسیٰ! تُو اور تیرا رب جاؤ اور دونوں جاکر دشمن سے جنگ کرو ہم تو اس جگہ بیٹھے رہیں گے۔ اگرچہ وہ مُنہ سے یہ الفاظ نہ کہے مگر اپنے عمل سے یہی کہتا ہے اور اس کے دل میں یہی ہے اور جس کے دل میں یہ بات ہو وہ مومن نہیں ہو سکتا۔"

(حضرت فضلِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

(مرسلہ:۔ وکالت دیوان تحریک جدید)

حضرت مرزا صاحب رضی اللہ عنہ نے آڑے وقت میں مسلمانوں کی صحیح راہنمائی فرمائی

کتاب تاریخ احمدیت جلد ششم کشمیر کی تحریک آزادی کا بہترین مرقع ہے

ہفت روزہ انصاف راولپنڈی نے تاریخ احمدیت جلد ششم پر جو تبصرہ شائع کیا ہے۔ وہ درج ذیل کیا جاتا ہے :-

جماعت احمدیہ کے تیسرے سربراہ مرزا بشیر الدین محمود احمد جو پچھلے سال وفات پا گئے مذہبی راہنما ہونے کے علاوہ عظیم سیاستدان بھی تھے۔ چنانچہ چوہدری غلام عباس خان سابق صدر جموں وکشمیر مسلم کانفرنس نے اپنی خود نوشتہ سوانح حیات کے ایک باب میں لکھا تھا کہ میں نے مذہب مولانا ابو الکلام آزاد سے سیکھا جن سے میرا سیاسی اختلاف ہے اور میں نے سیاست مرزا بشیر الدین محمود احمد سے سیکھی جن سے میرا مذہبی اختلاف ہے تاریخ احمدیت جلد ششم کے نام سے ظاہر ہے کہ یہ کتاب اس جماعت کی مذہبی سرگرمیوں کی تفصیل ہو گی لیکن اس کے اوراق الٹنے سے پتہ لگتا ہے کہ یہ مسلمانانِ غیر منقسم ہند اور بالخصوص مسلمانانِ جموں وکشمیر کی تحریکِ آزادی کا بہترین مرقع ہے۔ مرزا صاحب نے آڑے وقت میں جب کہ بہت سے مسلمان لیڈروں کی آنکھیں کانگریس کے خوشنما بہروپ سے چکا چوند ہو تی تھیں مسلمانان ہند کی صحیح رہنمائی اور ترجمانی کی۔ اور ان کو ہندوؤں کی نیت اور عزائم سے بر وقت آگاہ کیا۔ اس کے بعد آپ نے تحریک آزادیٔ کشمیر کی ۱۹۳۱ء سے قبل ہی داغ بیل ڈالدی۔ اس کتاب کا مطالعہ سیاسیات کشمیر کے ہر طالب علم کے لئے انتہائی ضروری ہے۔ اس کے مطالعہ سے بہت ہی دلچسپ اور اہم معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ مثال کے طور پر ۱۹۳۵ء میں جب چوہدری عباس کو مسلم کانفرنس کا صدر بنایا گیا اور ان کا فقید المثال دریائی جلوس نکالا گیا تو مجلس استقبالیہ کے صدر خواجہ غلام نبی گلکار رحمانی انور تھے اور رضا کاروں کی وردیاں قادیان سے بن کر آئی تھیں ۱۹۳۲ء میں شیر کشمیر شیخ محمد عبد اللہ نے گڑھی حبیب اللہ حال پاکستان میں مرزا صاحب موصوف سے ملاقات کرنی تھی تو شیخ صاحب کو یار لوگوں نے کار میں لٹا کر اوپر کپڑے ڈال کر ریاست کی حدود سے باہر سمگل کیا۔ کتاب میں علامہ اقبال مرحوم شیر کشمیر شیخ محمد عبد اللہ سردار گوہر رحمان عبد المجید قرشی اور چوہدری غلام عباس وغیرہ زعماء کے بعض تاریخی اور علمی اہمیت کے خطوط بھی شامل ہیں۔ بعض تاریخی فوٹو گراف بھی دئے گئے ہیں۔ غرضیکہ یہ کتاب کشمیر کی تحریکِ آزادی سے متعلق معلومات کا ایک بیش بہا خزینہ ہے اور ان معلومات کے بغیر کشمیر کی سیاسی تاریخ کا کوئی بھی طالبِ علم اپنے علم ..... کو مکمل نہیں قرار دے سکتا۔ قیام پاکستان کے فوراً بعد آزاد کشمیر حکومت کی ابتدائی تشکیل میں بھی مرزا صاحب کا ہاتھ تھا۔ جس کی تصدیق پروفیسر محمد اسحاق قریشی کے ایک بیان سے ہوتی ہے جو اس کتاب میں چھپا ہے۔ قریشی صاحب نے لکھا ہے کہ میں نے چوہدری حمید اللہ خان مرحوم سابق صدر مسلم کانفرنس) کی معیت میں معاملات کشمیر کے بارے میں ۱۹۴۷ء میں مرحوم لیاقت علی خان سے ملاقاتیں کیں تو انہوں نے ہمیں مرزا صاحب سے ملنے کا مشورہ دیا۔ فرقان بٹالین جس نے ۱۹۴۸ء کی جنگِ آزادی میں جو نمایاں کارنامے سر انجام دئے ان کا بھی ذکر ہے اور اس کی توصیف میں اس وقت کے پاکستان آرمی کے کمانڈر انچیف جنرل گریسی کا ایک توصیفی خط بھی شائع ہوا ہے۔

مؤلف سے کہیں کہیں سہو بھی ہوا ہے مثلاً عبد المجید قرشی سابق ایڈیٹر ترجمان کشمیر کو کسی جگہ ایڈیٹر "پاسبان" ظاہر کیا گیا ہے حالانکہ "پاسبان" جموں (حال سیالکوٹ) کے ایڈیٹر پہلے سے منشی معراج الدین احمد ہیں۔ اسی طرح ایک نہیں دو جگہ شیخ عبد الحمید ایڈووکیٹ آف جموں (حال ایڈووکیٹ مظفر آباد) کے نام کے ساتھ موجودہ صدر آزاد کشمیر حکومت لکھا گیا ہے حالانکہ آزاد حکومت کے صدر عبد الحمید خان ہیں نہ کہ شیخ عبد الحمید لیکن فاضل مؤلف نے دونوں کو ایک بنا ڈالا ہے۔ بہر حال غلطیوں سے کتاب کی افادیت کم نہیں ہوتی۔

(انصاف راولپنڈی)

(۱۳ اپریل ۱۹۶۶ء)

صحبتِ صالحین

انسانی نفس کی اصلاح کے لئے صحبت صالح کا میسر آنا نہایت ضروری ہے۔ قرآن کریم نے کونوا مع الصادقین کی تاکید فرمائی ہے۔ جہاں بری صحبت انسان کی تباہی کا موجب بن جاتی ہے۔ وہاں چند منٹ کی نیک صحبت انسان میں حیرت انگیز روحانی تبدیلی پیدا کر دیتی ہے۔

حضور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے صحبت صالح اور صحبت طالح کی مثال یوں بیان فرمائی ہے۔

اِنَّ مَثَلَ الْجَلِیْسِ الصَّالِحِ وَالْجَلِیْسِ السَّوْءِ کَحَامِلِ الْمِسْکِ وَنَافِخِ الْکِیْرِ فَحَامِلُ الْمِسْکِ اِمَّا اَنْ یُحْذِیَکَ وَاِمَّا اَنْ تَبْتَاعَ مِنْہُ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْہُ رِیْحًا طَیِّبَۃً وَنَافِخُ الْکِیْرِ اِمَّا اَنْ یُحْرِقَ ثِیَابَکَ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْہُ رِیْحًا خَبِیْثَۃً (ریاض الصالحین)

یعنی نیک ساتھی کی مثال ایک خوشبو بردار شخص کی ہے۔ اور بُرے ہم نشین کی مثال ایک بھٹی دھونکنے والے کی۔ خوشبو والے سے مفت یا قیمتاً خوشبو لے گی۔ یا ویسے ہی اس سے عمدہ بُو آئے گی اور بھٹی دھونکنے والا یا کپڑے جلائے گا یا بدبو پہنچائے گا۔

حضرت مسیح پاک علیہ السلام نے فرمایا ہے :-

"جو شخص بد رفیق کو نہیں چھوڑتا۔ جو اس پر بد اثر ڈالتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے" (کشتی نوح)

(شعبہ تربیت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواستہائے دُعا

۱- میرا لڑکا محمد رشید شاد بعارضہ بخار بیمار ہے نیز میرے بھائی مرحوم کا نواسہ وسیم احمد بعمر ۷ سال بعارضہ ٹائیفائیڈ سخت بیمار ہے۔ درخواست دعا ہے۔
(محمد ابراہیم سکرٹری مال جماعت احمدیہ چوہڑ کانہ منڈی ضلع شیخوپورہ)

۲- میرے بہنوئی محمد میزالحق صاحب تیج گاؤں ڈھاکہ بوجہ بلڈ پریشر بیمار ہیں
(قریشی محمد صادق تیج گاؤں ڈھاکہ مشرقی پاکستان)

۳- میرا چھوٹا بھائی عزیزم محمد ارشد ان دنوں شدید بیمار ہے۔ (محمد الطاف تنویر لاہور)

۴- میں بوجہ خرابی صحت اور مقدمات کے تکلیف میں مبتلا ہوں۔
(ایم۔ ایس خالد۔ مغل پورہ۔ لاہور)

۵- میرے والد محترم چند ماہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں
(عبد الرزاق گوٹھ چوہدری حبیب اللہ ضلع خیر پور سندھ)

۶- میرے والد شیخ نذیر احمد صاحب سہگل احمدی بہت عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔
(بشیر احمد سہگل ڈھاکہ)

۷- میری بچی خالدہ بعمر سوا دو سال کا ایک بازو جل گیا ہے۔ جس کی وجہ سے اسے بہت تکلیف ہے (ماسٹر) عبد الکریم دار الرحمت وسطی ربوہ)

بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو صحت عطا فرمائے۔

دعائے مغفرت

میرے چچا زاد بھائی مکرم چوہدری سعید احمد صاحب نمبر دار آف چک ۱۷۷ چیور کی اہلیہ صاحبہ مورخہ ۱۲ اپریل بروز جمعرات وفات پا گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحومہ تین ماہ سے بیمار چلی آ رہی تھیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو اس صدمۂ عظیمہ کے برداشت کرنے کی توفیق دے اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین اللھم آمین

(مبشر احمد ظفر کابلی فضل عمر ہوسٹل ربوہ)

مسجد احمدیہ ڈنمارک کی تعمیر کیلئے زیورات کی پیشکش

احمدی مستورات کے نیک نمونے (قسط ۲)

ہمارے محسن اعظم حضرت اقدس خاتم النبیین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کے زمانہ میں دین اسلام کی حفاظت کے لئے ایک مرتبہ مستورات نے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد مبارک پر اپنے عزیز زیورات اتار کر اپنے پیارے آقا صلعم کی خدمت بابرکت میں پیش کر دئے۔

اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں احمدی مستورات بھی اشاعت اسلام کے لئے قرون اولیٰ کی سی قربانیوں کا نمونہ پیش کر رہی ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں مسجد احمدیہ ڈنمارک جو یورپین ممالک میں تبلیغ اسلام کا ایک مرکزی حصہ ہے، کی تعمیر کے لئے تحریک جدید کو حسب ذیل بہنوں نے اپنے قیمتی زیورات پیش کرنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص کو شرف قبولیت بخشے اور انہیں اور ان کے خاندان کو ہمیشہ اپنے خاص فضلوں اور برکتوں سے نوازتا رہے۔ آمین۔

۸۔ محترمہ صفیہ بیگم صاحبہ بنت حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی رضی اللہ تعالیٰ ربوہ } انعام طلائی ایک عدد ٹیڈ بال نقرئی انگشتری

۹۔ محترمہ سلطانہ عزیز صاحبہ اہلیہ حکیم محمد عبدالعزیز صاحب گول بازار ربوہ: شکستہ نقرئی ایک عدد

۱۰۔ محترمہ امۃ العزیز بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد اسلم صاحب باجوہ وکیل سرگودھا } چوڑیاں طلائی چار عدد

۱۱۔ محترمہ حشمت بیگم صاحبہ چک $\frac{8}{\text{T.D.A}}$ ۱۷ ضلع سرگودھا: رنگ طلائی ایک عدد

۱۲۔ محترمہ سردار بی بی صاحبہ 〃 〃 〃 : چوڑیاں نقرئی دو عدد

۱۳۔ محترمہ خالدہ پروین صاحبہ بنت حاجی فضل الرحمٰن صاحب پراچہ سرگودھا } چوڑیاں طلائی تین عدد

۱۴۔ محترمہ اہلیہ صاحبہ چوہدری مختار احمد صاحب جھنگ صدر: انگوٹھی طلائی ایک عدد

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

خدمت خلق کے چند نمونے

• مکرم قائد صاحب چک ۵۶۳ گ ب ضلع لائلپور تحریر فرماتے ہیں:۔

" ایک اپاہج جو غیر احمدیوں کی مسجد میں گیا۔ مگر وہاں کھانا نہ ملنے کی وجہ سے ہماری مسجد میں آ گیا۔ ہم نے اسے پندرہ روز تک مسجد میں ہی کھانا لا کر دیا اور نئے کپڑے بھی بنوا کر دئے۔"

• مکرم قائد صاحب کھاریاں لکھتے ہیں:

" پانچ خدام نے خون کا عطیہ مقامی سی ایم ایچ میں دیا۔"

• محترم قائد صاحب لاہور تحریر فرماتے ہیں:۔

" ہماری مجلس کے دو خدام نے خون کا عطیہ دیا۔"

• مکرم قائد صاحب بانڈھی شہر لکھتے ہیں:۔

" ایک غریب والدین کی ڈھائی سالہ بچی کی ٹانگ ٹوٹ گئی تھی۔ خاکسار معتمد مجلس نے کوشش کر کے -/۱۲۵ روپے اکٹھے کئے۔ دو خدام اسکو لے کر نوابشاہ گئے جہاں ٹانگ کا پلستر کر دیا گیا۔ ادویات اور ٹیکہ جات کے سلسلہ میں ۱۵ دن اس کی دیکھ بھال کی۔ اب بفضلہ تعالیٰ بچی کی ٹانگ درست ہے۔"

(نائب مہتمم اشاعت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

پتہ مطلوب ہے

مکرمی محمد سلطان صاحب ولد میاں جمعہ خان صاحب خوشنویس بھیرہ کی موصی ۱۵۸۳ نے مورخہ ۹ ستمبر ۱۹۱۹ء میں قادیان سے وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کی تھی۔ دفتر ہذا کو موصوف کا ایڈریس مطلوب ہے اگر کسی صاحب کو ان کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو یا موصوف خود اس اعلان کو پڑھیں۔ تو دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مرکزی سالانہ تربیتی کلاس

تیرھویں مرکزی تربیتی کلاس انشاء اللہ العزیز ۳ جون ۱۹۶۶ء بروز جمعۃ المبارک سے شروع ہو کر ۱۸ جون بروز ہفتہ تک ربوہ میں جاری رہے گی۔ اس کا نصاب حسب ذیل ہوگا۔

۱۔ قرآن کریم۔ تیسرا پارہ معہ ترجمہ و مختصر تفسیر
مضامین قرآن کریم کا مقام اور دیگر الہامی کتب۔ قرآن کریم کی کیفیت نزول و تدوین و ترتیب قرآن۔ حفاظت قرآن۔ قرآن کریم اور زمانہ حال کی ضروریات۔

۲۔ حدیث
کتب۔ احادیث الاخلاق۔ نبراس المومنین۔ چالیس جواہر پارے
مضامین۔ احادیث کا عمومی تعارف۔ جمع و تدوین حدیث۔ حدیث کی افادیت۔ حدیث اور سنت کا مقام۔

۳۔ فقہ۔ فقہ کا عمومی تعارف اور ضروری فقہی مسائل

۴۔ کلام۔ جماعت احمدیہ کے عقائد۔ وفات مسیح از روئے قرآن کریم و حدیث مصلح موعود کی پیشگوئی کا حقیقی مصداق۔ مذہب کی ضرورت

۵۔ رد عیسائیت۔ عمومی تعارف۔ رد تثلیث۔ رد کفارہ۔ وفات مسیح از روئے بائیبل۔ انجیل کا الہامی مقام۔ بائیبل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق پیشگوئیاں۔ اسلام اور عیسائیت کی اخلاقی تعلیم کا مقابلہ۔ انسان کامل کون ہے مسیح یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

۶۔ قواعد عربی۔ خلاصۃ النحو اور کتاب الصرف کے معیار کے مطابق اہم قواعد کا تعارف۔ معمولی عربی بول چال۔

۷۔ موازنہ کمیونزم۔ عمومی تعارف۔ کمیونزم کا اسلام کے اقتصادی نظام سے موازنہ

۸۔ طبی امداد۔ ابتدائی طبی امور کا تعارف۔ فرسٹ ایڈ۔ وبائی امراض اور ان سے بچاؤ۔ شہری دفاع۔ علاوہ ازیں روزانہ رات کو علمائے سلسلہ کی تقاریر کا پروگرام بھی ہوگا۔ خدام کی دلچسپی کے لئے ایک تفریحی پروگرام بھی ہوگا۔

جملہ قائدین مجلس خدام الاحمدیہ سے درخواست ہے کہ وہ اس کلاس کے لئے ابھی سے خدام کو تیار کریں اور ہر مجلس کی طرف سے کم از کم ایک نمائندہ ضرور شریک ہو۔ نمائندہ کے انتخاب میں اس امر کو مدنظر رکھا جائے کہ وہ خادم اس کلاس سے صحیح رنگ میں استفادہ کرنے کی اہلیت رکھتا ہو۔ واپس جا کر اپنی مجلس میں بھی تعلیم و تربیت کا کام سرانجام دے سکے۔

ایسے تمام خدام جو میٹرک کے امتحان میں شریک ہو رہے ہیں۔ وہ اپنے امتحان سے فراغت کے بعد اس کلاس میں ضرور شریک ہوں۔ یہ امر خاص طور پر نوٹ فرمالیں کہ کلاس میں شامل ہونے والا ہر خادم قرآن کریم کے علاوہ تین کاپیاں اور نصاب سے متعلقہ کتب اپنے ہمراہ لائے۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

موتیابند

(CATARACT کیٹ)

کھانے اور آنکھ میں ڈالنے کی دوا سے دور ہو جاتا ہے۔ بشرطیکہ نظر ابھی کام دے رہی ہو۔

شفائے موتیابند (CATARACT CURE)

مکمل کورس -/۲۵ روپے پہلا نصف کورس -/۱۲ روپے آخری نصف کورس -/۱۳ روپے خرچ ڈاک ۲/۷۵

کیمو ریٹو میڈیسن کمپنی ۲۵ کمرشل بلڈنگ دہلی مسلم ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی متصل ڈاکخانہ ربوہ

مفت

جو لوگ صحت کی دولت سے محروم ہو چکے ہیں اور اپنی پریشانیوں کے سبب آنکھیں اونچی نہیں کر سکتے۔ اگر کتاب تاج الصحت کو غور سے پڑھ لیں تو وہ اپنی کھوئی ہوئی قوتوں کو دوبارہ حاصل کر کے چین اور سکھ کی زندگی گزار سکیں گے۔

یہ کتاب پتہ ذیل پر ایک کارڈ لکھ کر مفت منگائیں

دواخانہ تاج کمپنی لمیٹڈ پوسٹ بکس ۵۲۳ کراچی

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ (مینیجر)

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں، وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان۔ سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۸۲۰۳:۔ میں صادقہ یوسف بنت چوہدری محمد یوسف صاحب پیشہ طالب علم عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳/۱۴/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے البتہ میرے پاس مبلغ چار صد روپیہ ہے میں اس رقم کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں۔ یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی اور میری وفات پر جس قدر میرا ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری وصیت آج مورخہ ۳/۱۴/۶۶ سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ صادقہ یوسف محلہ دار الرحمت وسطی۔

گواہ شد:۔ محمد لطیف کارکن الفضل ربوہ ۳/۱۴/۶۶

گواہ شد:۔ محمد یوسف والد موصیہ وصیت نمبر ۱۶۸۱۶

مسل نمبر ۱۸۲۰۴:۔ میں حمیدہ بیگم بیوہ مرزا محمد خان صاحب مرحوم قوم راجپوت مغل پیشہ خانہ داری عمر ۵۴ سال پیدائشی احمدی ساکن دار الرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ۔ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۴/۱/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت جائداد حسب ذیل ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ نقدی کوئی نہیں۔ اور نہ ہی کوئی ماہوار آمد ہے تاہم میری وفات پر اس جائداد کے علاوہ کوئی اور جائداد یا نقدی ثابت ہوئی تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی میرے خاوند مرحوم کی ایک کنال زمین واقعہ محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ جس پر پختہ وخام صحت میں مکان تعمیر شدہ موجود ہے۔ جس کی اندازاً قیمت اس وقت ۸۵۰۰/- روپے مبلغ آٹھ ہزار پانچ صد روپیہ ہے۔ کے ۱/۳ حصہ کی میں مالک ہوں۔ میں اپنے حصہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ میرا زیور کوئی نہیں (۲) میرا مہر ایک ہزار روپیہ تھا جو میں خاوند سے وصول کر چکی ہوں کے ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی بھی میں کرنے کی ذمہ دار ہوں وہ بھی رقم میں ادا کر دوں گی۔ مندرجہ بالا کے علاوہ اور کوئی میری جائداد نہیں ہے لہذا اس کے مطابق میری وصیت منظور فرمائی جائے والسلام

الامۃ: حمیدہ بیگم

گواہ شد:۔ جلال الدین ولد عبد الستار سیکرٹری امور عامہ دار الرحمت وسطی۔ ربوہ

گواہ شد:۔ رفیق احمد ولد مرزا محمد خان صاحب مرحوم محلہ دار الرحمت وسطی پسر موصیہ

مسل نمبر ۱۸۲۰۵:۔ میں ریحانہ بانو زوجہ خورشید حسین قوم میمن پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال بیعت اکتوبر ۱۹۵۲ء ساکن ڈھاکہ ضلع ڈھاکہ صوبہ مشرقی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰ر اگست ۱۹۶۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

(۱) ۱۸ تولے سونے کے زیورات جس کا ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کے نام وصیت کرتی ہوں اور ۲۳۴ روپیہ کی رقم جو کہ ۱۸ تولے سونے کی قیمت کا بحساب ۱۳۰/- ادا کرتی ہوں

(۲) چار ہزار روپیہ مہر جو کہ میرے شوہر کے ذمہ باقی ہے اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کے نام وصیت کرتی ہوں۔

(۳) نیز میری ماہوار تنخواہ ۲۷۶/- روپے ہے جس کے بھی ۱/۱۰ حصہ ہر ماہ ادا کرتی رہوں گی۔

اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا

اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت آج سے منظور کی جائے

الامۃ:۔ ریحانہ بانو۔ ۱۰ر اگست ۶۵ء ڈھاکہ

گواہ شد۔ خورشید حسین ڈھاکہ ۱۳/۸/۶۵

گواہ شد:۔ احمد صادق محمود مربی سلسلہ احمدیہ مقیم ڈھاکہ۔ مشرقی پاکستان

مسل نمبر ۱۸۲۰۶:۔ میں میمن نظام الدین ولد مولا بخش قوم قریشی پیشہ زمینداری عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۳۰ء ساکن لیشکد ضلع لٹ در صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۶ ردسمبر ۱۹۶۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میرا گزارہ صرف جائداد کی آمد پر ہے اور میری کل موجودہ جائداد حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے

۱۔ تین ایکڑ اراضی ۶ بیگھہ اراضی زرعی نہری واقعہ موضع منڈنگ زائی تحصیل چارسدہ ضلع لٹ اور ہے جس کی موجودہ قیمت بارہ ہزار روپے ہے

(۲) میرے پاس چار ہزار روپیہ نقد ہے

(۳) میں اس جائداد مذکورہ بالا کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں

بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی نسبت حصہ جائداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی،

العبد۔ نشان انگوٹھا۔ نظام الدین موصی

گواہ شد:۔ ڈاکٹر رشید احمد ولد نظام الدین موصی

گواہ شد:۔ ڈاکٹر منظور احمد ولد نظام الدین

نظارت تعلیم کے اعلانات

(۱)

اپرنٹس برج انسپکٹرز پاکستان ریلوے

اسامیاں ۱۳

تنخواہ ۱۷۵۔۱۰۔۲۱۵۔۱۵۔۳۵۰۔ ۳۳٪

اسامیاں برائے متوسلین ریلوے ملازمین

شرائط:۔ میٹرک (سائنس ڈرائنگ) سیکنڈ ڈویژن

عمر ۱/۶/۶۶ کو ۱۸ تا ۲۵

درخواستیں مجوزہ فارم قیمتی ایک روپیہ میں معرفت دفتر روزگار بنام ڈائرکٹر چیف مین ریسائل (ایمپریس روڈ لاہور ۱/۶/۶۶ تک

(پ۔ ث۔ ۲۰/۴/۶۶)

(۲)

وظائف برائے بی ایس سی انجینئرنگ ڈگری

لائق نوجوانوں کے لئے نادر موقعہ۔

مفت چار سالہ انجینئرنگ ڈگری کورس اور آرمی کی ٹیکنیکل برانچ میں ریگولر کمیشن

شرائط۔ ایف ایس سی۔ سیکنڈ ڈویژن غیر شادی شدہ عمر ۱/۱۰/۶۶ کو ۱۶ تا ۲۱

درخواستیں مجوزہ فارم میں ۳۰/۴/۶۶ تک بنام پی اے ڈائرکٹریٹ (پی اے ۲۴۔ ڈی ۱۱) اے جیز برانچ۔ جی ایچ کیو راولپنڈی

فارم درخواست نزدیک ترین دفتر بھرتی سے یا کسی کالج کے دفتر سے ملیں۔

(ت ۲۳/۴/۶۶)

(۳)

وظائف برائے پوسٹ گریجوایٹ تعلیم وریسرچ

منجانب حکومت ترکی ۱۵ میں سے چند وظائف ریجنل کارپوریشن آف ڈولپمنٹ کے تحت جن کی صورت میں خرچ آمد ورفت بذمہ حکومت ترکی بصورت دیگر بذمہ طالب علم۔

پوسٹ گریجوایٹ تعلیم کے وظائف:۔

مالیت وظیفہ ۳۰۰/- ماہوار۔ ۱/۹/۶۶ سے۔ ترکی زبان سیکھنے کے لئے مہلت ایک سال۔ شرائط پاکستانی۔ گریجویٹ۔ عمر ۳۵ تک

ریسرچ وظائف:۔ مالیت وظیفہ ۴۰۰/- روپیہ ماہوار ۸ ماہ کے لئے از ۱/۱۰/۶۶۔ شرائط چار سالہ یونیورسٹی گریجویٹ عمر ۴۰ تک۔

درخواست کی سہ نقول بمعہ ۳ عدد فوٹو اسٹیٹ نقول سندات، ۲ نقول میڈیکل سرٹیفکیٹ چار نقول فوٹو ۱۵/۵/۶۶ تک بنام سیکشن آفیسر سکالرشپ II سیکشن منسٹری آف ایجوکیشن اسلام آباد۔ فارم کے لئے درخواست واپسی ایڈریس والا لفافہ ۳۰ پیسے کی ٹکٹیں لگا کر ارسال ہو (پ ث ۲۷/۴/۶۶)

(ناظر تعلیم)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ مکمل سیٹ دس جلدوں میں۔ ہدیہ رعایتی ۷۰/- روپے علاوہ محصولڈاک الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا احباب جماعت کے نام ایک اہم پیغام

احباب اس سال اپنا چندہ دوگنا کر دیں تاکہ وقف جدید کا بجٹ چھ لاکھ تک پہنچ جائے

(محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم وقف جدید)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے جماعت کے احباب کے نام وقف جدید کے متعلق جو پیغام ارشاد فرمایا ہے اس کا ایک اقتباس الفضل مورخہ ۲۳ر اپریل ۱۹۶۶ء میں شائع کروا دیا گیا ہے۔ حضور ایدہ اللہ کی یہ شدید خواہش ہے کہ احباب اپنا چندہ اس سال دوگنا کر دیں تاکہ وقف جدید کا بجٹ چھ لاکھ تک پہنچ جائے حضور کے اس پیغام کے پیش نظر مخلصین جماعت کے خطوط آنا شروع ہو گئے ہیں۔ بلکہ وہ ادائیگی بھی ساتھ ساتھ فرما رہے ہیں۔

امراء کرام اور صدر صاحبان سے ضروری گزارش ہے کہ حضور کے اس فرمان کو احباب جماعت تک جلد سے جلد پہنچانے کی کوشش فرمائیں۔ جماعتوں میں کوئی ایسا شخص نہ رہے جو اس تحریک میں شامل نہ ہو۔

یہ فصل کی برداشت کے ایام ہیں اس لئے زمیندار طبقہ کے احباب بآسانی اپنا ڈبل چندہ یکمشت ادا کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ آپ کے رزق میں برکت دے اور خدمتِ دین کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار مرزا طاہر احمد
ناظم وقف جدید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اعلان

چوہدری رشید احمد صاحب راشد کارکن دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ مورخہ ۲۲ر اپریل ۱۹۶۶ء سے دفتر سے غیر حاضر ہیں۔ ان کی رخصت منظور نہیں ہوئی۔ لہٰذا فوراً دفتر میں حاضر ہو جائیں

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

صدر جانسن کے مشیر صدر ایوب سے ملیں گے

کراچی ۲۹ر اپریل۔ صدر جانسن کے سائنسی مشیر ڈاکٹر ڈونلڈ الیف ہورنگ نے جو آج کل پاکستان کے دورہ پر آئے ہوئے ہیں۔ کل صدر ایوب کے سائنسی مشیر پروفیسر عبدالسلام کے ساتھ دوپہر کا کھانا کھایا۔ اس موقع پر پاکستان کی سائنسی تحقیقات کی کونسل کے متعدد ارکان بھی موجود تھے۔ ڈاکٹر ہورنگ سرکاری حکام سے کل ملاقات کریں گے وہ ہفتہ کو سوات جائیں گے جہاں وہ صدر ایوب سے ملاقات کریں۔

ہم پاکستان سے سیالکوٹ سیکٹر کے علاقے خالی کرائیں گے (بھارتی وزیر دفاع)

پارلیمنٹ میں بھارتی حکومت پر مخالف ارکان کی نکتہ چینی

نئی دہلی ۲۹ر اپریل آل انڈیا ریڈیو بھارتی وزیر دفاع مسٹر چوہان نے دھمکی دی ہے کہ سیالکوٹ سیکٹر میں بھارت نے جو تین علاقے خالی کئے ہیں وہ پاکستان سے واپس لئے جائیں گے انہوں نے کل پارلیمنٹ میں اعلان کیا کہ اگرچہ ہم نے یہ علاقے خالی کئے ہیں لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہم نے ان پر اپنا دعویٰ ترک کر دیا ہے اور انہیں واپس نہیں لیا جائے گا۔

وہ پارلیمنٹ کے ایوان زیریں میں متحدہ سوشلسٹ پارٹی کے تین ارکان کے سوالات کے جواب میں تقریر کر رہے تھے۔ مسٹر چوہان نے کہا کہ ہمارے پاس واضح ثبوت موجود ہیں کہ تینوں علاقے بھارت کے ہی ہیں ۱۹۵۳ء میں پہلی مرتبہ پاکستان کی خلاف ورزیوں کی اطلاع ملی ۱۹۵۶ء اور پھر ۱۹۶۲ء میں پاکستان کی خلاف ورزیاں جاری رہیں۔ اسی دوران ان دونوں ملکوں میں بات چیت جاری رہی اور بھارتی فوجوں نے پاکستانی فوجوں کی گشت کی مخالفت کی لیکن پاکستان نے مداخلت جاری رکھی اور قبضہ واگزار نہیں کیا۔

چنانچہ اس بارے میں اقوام متحدہ کو صورت حال سے مطلع کیا گیا۔ اور اس کی ہدایت پر مشترکہ نگرانی اور صورت حال کا موقع پر جائزہ لینے کی تجویز فریقین نے منظور کر لی۔ لیکن پاکستانی کمانڈروں نے اس تجویز کو بھی ناکام بنا دیا۔ مجبور ہو کر ہم نے اپنے ہائی کمشنر متعینہ کراچی کو حکومت پاکستان سے بات چیت کرنے کی ہدایت کی لیکن پاکستانی حکام نے کوئی مثبت اقدام کرنے سے انکار کر دیا

مسٹر چوہان نے کہا کہ ہمارے پاس واضح شہادتیں موجود ہیں کہ یہ تینوں علاقے ہمارے ہیں اور ان میں اب تک سرحد بندی کے نشانات دیکھے جا سکتے ہیں۔ اس مرحلہ پر ایوان میں زبردست ہنگامہ ہوا۔ اور متعدد ارکان نے بیک وقت وزیر دفاع پر سوالوں کی بوچھاڑ کر دی۔ انھوں نے پوچھا کہ جب یہ علاقے ہر لحاظ سے بھارت کے ہیں تو انہیں کیوں خالی کیا گیا

مسٹر چوہان نے کہا ہم نے اعلانِ تاشقند کے تحت ایسا کیا ہے۔ اس پر ایک بار پھر ہنگامہ ہوا اور حکومت پر بزدلی اور نااہلی کا الزام عاید کیا گیا مخالف ارکان نے کہا یہ دعویٰ کیا جاتا تھا کہ اعلان تاشقند ہمارے مفاد میں ہے لیکن شواہد سے یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ اس سے پاکستان نے پورا فائدہ اٹھایا ہے اور بین الاقوامی حلقوں میں وہ اپنا موقف بہتر طور پر پیش کرنے میں کامیاب رہا ہے۔ بعض ارکان نے روسی حکومت کے رویہ پر بھی اعتراض کیا اور کہا کہ وہ بھارت کے صحیح موقف کو کوئی اہمیت نہیں دیتی

بھارت کو مقبوضہ کشمیر کے عوام پر مظالم ختم کر دینے چاہئیں

اندرا گاندھی تنازعہ کشمیر پر تعطل ختم کرنے میں پہل کریں (جے پرکاش نارائن)

نئی دہلی ۲۹ر اپریل۔ بھارت کے سرودیہ لیڈر مسٹر جے پرکاش نرائن نے کہا ہے کہ بھارت کی وزیراعظم مسز اندرا گاندھی کو کشمیر کا تعطل ختم کرنے کے لئے پاکستان اور بھارت کے درمیان بات چیت کا انتظام کرنا چاہیے۔ انہوں نے بھارت کے ممتاز اخبار ہندوستان ٹائمز میں ایک مضمون لکھا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ بھارت مقبوضہ کشمیر کے عوام پر جو ظلم کر رہا ہے اسے ختم کیا جائے۔ اور کشمیر کے ممتاز سیاسی رہنماؤں کو رہا کیا جائے۔ کیونکہ کشمیریوں پر ظلم و ستم سے بھارت کا وقار گر گیا ہے

سرودیہ لیڈر نے اپنے مضمون میں مزید کہا ہے کہ گزشتہ ۱۸ سال سے مسئلہ کشمیر تعطل کا شکار رہا ہے۔ اس کے باعث پاکستان اور بھارت میں اختلافات پیدا ہوئے اور گزشتہ سال کی جنگ بھی اسی مسئلے کے باعث ہوئی تھی۔

مسٹر نارائن نے کہا کہ تاشقند کانفرنس کے انعقاد کا مقصد بھی کشمیر کے سوال پر پاکستان اور بھارت کے تعطل کو دور کرنا تھا وہاں اس سوال پر بات چیت بھی ہوئی جس کے بعد اعلان تاشقند جاری کیا گیا جو اس مسئلے پر مزید بات چیت اور اس کے حل کا ایک راستہ ہے انہوں نے کہا کہ اندرا گاندھی کو اعلان تاشقند کی روح پر عمل کرنا چاہیئے اور مسئلہ کشمیر پر تعطل دور کرنے کے لئے پاکستان سے بات چیت کرنے میں پہل کرنی چاہیئے۔